اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
بیرون ہند سالانہ ...

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ: الفضل قادیان

جلد ۲۶ | ۲۰ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۶۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ½ ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ البتہ ابھی انتڑیوں کی تکلیف رفع نہیں ہوئی اور ضعف بھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں :-

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار اور نزلہ کے باعث تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں :-

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سلسلہ کے بعض اہم امور کی سرانجام دہی کے لئے شملہ تشریف لے گئے ہیں۔

کل بعد دوپہر محلہ دار الصحت کے مہمانخانہ میں زیر صدارت سیدہ ام طاہر حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خواتین کا ایک جلسہ برعایت پردہ علالت جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور حافظ محمد رمضان صاحب نے تقریریں کیں۔ محلہ کی نو مسلم عورتوں نے سوڈے کی بوتلوں سے سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ و دیگر احمدی مستورات کی تواضع کی۔ اور چندہ کے وعدے لکھائے۔ احباب کو غالباً معلوم ہوگا۔ کہ دار الصحت اس محلہ کا نام ہے۔ جہاں خاکروبوں کے مکانات ہیں اور ان کا کثیر حصہ اسلام قبول کر چکا ہے :-

کل تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ میں مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے تقریر کی۔ اسی سلسلہ میں آج مولوی محمد سلیم صاحب ...

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کا خدا آئینہ قانونِ قدرت اور صحیفہ فطرت سے نظر آتا ہے

"خوب سوچو۔ اور سمجھو۔ کہ سچے مذہب کا خدا ایسا مطابق عقل اور نور فطرت چاہیئے۔ کہ جس کا وجود ان لوگوں پر بھی حجت ہو سکے۔ جو عقل تو رکھتے ہیں۔ مگر ان کو کتاب نہیں ملی۔ غرض وہ خدا ایسا چاہیئے جس میں کسی زبردستی اور بناوٹ کی بُو نہ پائی جائے۔ سو یاد رہے کہ یہ کمال اس خدا میں ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے۔ اور دُنیا کے تمام مذہب والوں نے یا تو اصل خدا کو بالکل چھوڑ دیا ہے جیسا کہ عیسائی اور یا ناواجب صفات اور اخلاق ذمیمہ اس کی طرف منسوب کر دیئے ہیں جیسا کہ یہودی اور یا واجب صفات سے اس کو علیحدہ کر دیا ہے۔ جیسا کہ مشرکین اور آریہ۔ مگر اسلام کا خدا۔ وُہی سچا خدا ہے۔ جو آئینہ قانونِ قدرت اور صحیفہ فطرت سے نظر آ رہا ہے۔ اسلام نے کوئی نیا خدا پیش نہیں کیا۔ بلکہ وُہی خدا پیش کیا ہے۔ جو انسان کا نور قلب اور انسان کا کانشنس اور زمین و آسمان پیش کر رہا ہے۔ اور دوسری علامت سچے مذہب کی یہ ہے۔ کہ مُردہ مذہب نہ ہو۔ بلکہ جن برکتوں اور عظمتوں کی ابتداء میں اس میں تخم ریزی کی گئی تھی۔ وُہ تمام برکتیں اور عظمتیں نوع انسان کی بھلائی کے لئے اس میں آخر دُنیا تک موجود رہیں۔ تا موجودہ نشان گزشتہ نشانوں کے لئے مصدق ہو کر اس سچائی کے نور کو قصہ کے رنگ میں نہ ہونے دیں۔ سو میں ایک مدت دراز سے لکھ رہا ہوں۔ کہ جس نبوت کا ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوےٰ کیا تھا۔ اور جو دلائل آسمانی نشانوں کے آنجناب نے پیش کئے تھے۔ وُہ اب تک موجود ہیں۔ اور پیروی کرنے والوں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کا ارشاد

امام الصلوٰۃ پر بیجا اعتراض کے متعلق

ایک صاحب نے اپنے ہاں کے امام الصلوٰۃ کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے حضور اس قسم کی شکائت کی۔ کہ اسے اردو تک درست پڑھنا نہیں آتا جس کی وجہ سے مجھے بہت دکھ اور غم ہوا اور میں اس کے پیچھے نماز پڑھے بغیر چلا آیا۔ اس پر حضور نے لکھا یا۔

آپ کا غم اپنے نفس کا پیدا کیا ہوا ہے۔ آپ نے نماز تو اللہ تعالے کی پڑھنی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر حافظ معین الدین صاحب مرحوم اور میاں جان محمد صاحب مرحوم کے پیچھے نماز پڑھ سکتے تھے تو آپ میاں رمضان صاحب کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھ سکتے ؛

خلافت جوبلی فنڈ

اور

جماعت ہائے مقامی کا فرض

تحریک خلافت جوبلی فنڈ مع فارم ہائے وعدہ جملہ جماعت ہائے احمدیہ میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا عہدیداران جماعت ہائے مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنے اپنے ہاں خلافت جوبلی فنڈ کمیٹیاں مقرر کر کے مطلع فرمائیں۔ اور فارم ہائے وعدہ مکمل کر کے دفتر ہذا میں بھیج کر ممنون فرمائیں چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے ساتھ کے ساتھ وصولی کی بھی کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

چندہ خلافت جوبلی فنڈ کی وصولی کے لئے جس قدر رسید بکیں مطلوب ہوں دفتر ہذا سے لکھ کر منگوائی جائیں۔ کیونکہ خلافت جوبلی فنڈ چندہ کی رسید بکیں علیحدہ چھپوائی گئی ہیں ؛ ناظر بیت المال

جلسہ ہائے تحریک جدید کے متعلق اعلان

سکرٹری صاحبان تحریک جدید کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے اپنے خطبات میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جماعتیں اپنی اپنی جگہ پر ۳۱ جولائی سے پیشتر کم سے کم تین جلسے کریں۔ جن میں بچوں عورتوں اور مردوں کو تحریک جدید کے مطالبات اچھی طرح ذہن نشین کرائے جائیں لیکن اس وقت تک اس طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ کیونکہ دفتر میں اس وقت تک جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں وہ بہت کم ہیں۔ پس سکرٹری صاحبان اس طرف فوری توجہ دیں۔ اور باقاعدہ رپورٹیں دفتر میں ارسال کریں۔ تا معلوم ہو سکے کہ کون کونسی جماعت جلسے کر چکی ہے ؛

انچارج تحریک جدید

مکمل ٹریکٹ متعلقہ مطالبات تحریک جدید

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی منظوری اور پسندیدگی سے حضور کے گزشتہ سہ سالہ خطبات سے مکمل اقتباسات متعلقہ مطالبات تحریک جدید کو مطالبہ وار مناسب ترتیب سے حضور ہی کے الفاظ میں شائع کرنے کی صورت اختیار کی گئی ہے۔ جو جلسہ ہائے تحریک جدید مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء کے لئے نہائت ہی مفید ہوں گے۔ انشاء اللہ یہ مکمل ٹریکٹ ۲۰ جولائی ۱۹۳۸ء تک شائع ہو جائے گا۔ لہذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ مطلوبہ تعداد سے بہت جلد مطلع فرمائیں۔ امید ہے کہ اس کا حجم سوا سو صفحات کے قریب ہو گا ؛

صرف اس غرض کے لئے کہ احباب کو سلسلہ کا لٹریچر قیمتاً خرید کر پڑھنے کی طرف رغبت پیدا ہو۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی تجویز کے مطابق اس کی قیمت رکھی گئی ہے۔ جو اخراجات طباعت کے برابر بلکہ اس سے کم ہی ہے یعنے ایک آنہ فی نسخہ لہذا جس قدر نسخے کتاب کے مطلوب ہوں مع اخراجات ڈاک فی نسخہ ایک آنہ کے حساب سے ٹکٹوں کی صورت میں قیمت ارسال فرمائیں۔ اخراجات ڈاک کا اندازہ ۲ پائی فی نسخہ ہے ؛

نوٹ :۔ جو جماعتیں اس ٹریکٹ کی قیمت ادا نہ کر سکتی ہوں۔ ان کی درخواست پر ٹریکٹ ان کو مفت ارسال کر دیا جائے گا ؛ انچارج تحریک جدید

ضلع مونگھیر کی لائبریری کے لئے ضرورت کتب

انجمن احمدیہ حسینا ضلع مونگھیر کا کتب خانہ ایک حادثہ کی وجہ سے ضائع ہو گیا ہے۔ جو احباب مندرجہ ذیل کتب میں سے کسی کی امداد فرما سکیں عنائت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ ناظر دعوت و تبلیغ

۱۔ براہین احمدیہ از اول تا پنجم حصہ	۷۔ احمدیہ مکمل تبلیغی پاکٹ بک جدید مرتبہ خادم صاحب	۱۲۔ انجام آتھم
		۱۳۔ تحفہ گولڑویہ
۲۔ حقیقۃ الوحی	۸۔ نور القرآن	۱۴۔ درثمین فارسی
۳۔ چشمۂ معرفت	۹۔ شہادت القرآن	۱۵۔ " اردو
۴۔ دین الحق	۱۰۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۱۶۔ خطبہ الہامیہ
۵۔ نور الحق		۱۷۔ بشارت احمد
۶۔ آئینہ کمالات اسلام	۱۱۔ نکاح والی پیشگوئی	۱۸۔ تذکرہ

درخواستہائے دعا

مولوی سید ضیاء الحق صاحب اڑیسہ اپنی اور اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے میر ضیاء اللہ صاحب قصور اپنے بھتیجے کی صحت کے لئے جو بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے منشی احمد حسین صاحب کاتب الفضل اپنے والد صاحب کی صحت کے لئے جو عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار ہیں اور ان دنوں نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ میر عزیز الدین صاحب دہلی اپنے بھائی فیروز الدین صاحب کی صحت کے لئے جو بعارضہ بواسیر بیمار ہیں۔ قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی قادیان اپنے نواسے لئیق احمد کی صحت کے لئے جو بعارضہ تپ محرقہ سخت بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

جماعت احمدیہ اور کانگرس

جب سے جماعت احمدیہ اپنے ملکی اور سیاسی حقوق کی حفاظت کی طرف متوجہ ہوئی ہے۔ اور چاہتی ہے کہ جو سیاسی پارٹی ملکی خدمات صحیح طریق سے ادا کر رہی ہے۔ اور ہر اقلیت کے مذہبی۔ اور ملکی حقوق کا خیال رکھنے کے لئے تیار ہے۔ اس کے ساتھ شامل ہو کر ملک اور اہل ملک کی خدمت کرے۔ اسی وقت سے پبلک بے تابی کے ساتھ اس بارے میں جماعت احمدیہ کے فیصلہ کا انتظار کر رہی ہے۔ پبلک کے اس اشتیاق کو مدنظر رکھتے ہوئے اخبارات آئے دن کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑتے رہتے ہیں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس میں حقیقت کا کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا:

حال میں اخبار "پرتاپ" (۱۶۔ جولائی) نے کسی خبر رساں ایجنسی کی طرف سے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ

"معلوم ہوا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ساتھ جو خط و کتابت ہو رہی تھی۔ اس کے پیش نظر اب جماعت احمدیہ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ ہر احمدی انفرادی طور پر کانگرس کا ممبر بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ سرکاری ملازم نہ ہو۔ اس سلسلہ میں یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کانگرس ہائی کمانڈ کے اراکین مولانا ابوالکلام آزاد۔ مسٹر سبھاش چندر بوس اور مہاتما گاندھی نے احمدیوں کو اس بات کا یقین دلایا ہے۔ کہ کانگرس ان کی فرقہ وار تبلیغی سرگرمیوں پر کسی قسم کی پابندی عائد نہ کرے گی"

اس میں شک نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے ایک ذمہ وار ادارہ کی خط و کتابت کانگرس کے اعلے ارکان کے ساتھ ہو رہی ہے۔ لیکن اس وقت تک نہ تو انہوں نے کوئی یقین دلایا ہے۔ اور نہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کوئی فیصلہ ہوا ہے۔ ان حالات میں "پرتاپ" نے جو کچھ لکھا ہے وہ درست نہیں ہے۔ جب کوئی بات طے ہو گئی تو اس کا اعلان جماعت احمدیہ خود کر دے گی:

اسی سلسلہ میں اخبار "احسان" (۱۶۔ جولائی) نے متانت اور ثقاہت کو نظر انداز کر کے جو خامہ فرسائی کی ہے وہ یہ ہے:۔

"سنا ہے۔ کہ قادیان میں جو کانگرس کمیٹی قائم ہوئی ہے۔ اس میں تین قادیانی بھی ہیں۔ آج کل کانگرسی بن جانا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ کیونکہ نہ کوئی تحریک ہے۔ نہ کوئی ہنگامہ لیکن ہمیں حیرت ہے۔ کہ اگر کل کلاں کانگرس نے سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دی۔ تو قادیانی کیا کرینگے سرکار برطانیہ اولی الامر ہے۔ خلیفۃ اللہ فی الارض ہے۔ مرزا صاحب کے قول کے مطابق خدا کے بعد اس کی اطاعت فرض ہے۔ اور یہ بات ایسی نہیں۔ جو مرزا صاحب کی زبان سے حالت جذب میں ایک آدھ بار نکل گئی ہو۔ بلکہ اس تذکرہ سے پوری پچاس الماریاں بھری پڑی ہیں پھر یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ کوئی شخص سول نافرمانی کرے۔ اور خدائے قادیان کے حکم سے ہاویہ میں نہ پھینک دیا جائے"!

قبل اس کے کہ اصل معاملہ کے متعلق کچھ عرض کیا جائے۔ یہ کہہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بھی مسلمانوں کی بدقسمتی ہے۔ کہ جو لوگ ان میں سے اہل الرائے کہلاتے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک کسی اہم سے اہم معاملہ کے متعلق بھی سنجیدگی سے غور و فکر کرنے کی اہمیت نہیں رکھتے الاماشاء اللہ۔ اور خاص کر جماعت احمدیہ کا تو نام آتے ہی ان کی عقل و سمجھ پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ پھر جو ان کے منہ میں آتا ہے۔ کہتے چلے جاتے ہیں:

یہ درست ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکومت برطانیہ کو از روئے قرآن کریم اولی الامر قرار دیا ہے۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ انگریز حکمران ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ موجودہ حکومت ان کے ہاتھ میں ہے۔ پس برطانیہ کیا۔ ہمارا تو ہر حکومت کے متعلق یہی عقیدہ ہے۔ کہ اس کی اطاعت ضروری ہے۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکومت برطانیہ کو "خلیفۃ اللہ فی الارض" قرار دیا۔ یا آپ کے قول کے مطابق خدا کے بعد اسکی اطاعت فرض ہے۔ آپ نے حکومت وقت کو وہی مرتبہ دیا۔ جو اسلام نے اس کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور چونکہ یہ مرتبہ کسی خاص حکومت کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ ہر حکومت وقت کے متعلق ہے۔ اس لئے "احسان" کا اعتراض بالکل بے معنی ہے۔ پھر جبکہ حکومت ایک حد کے اندر اندر خود آزادی دے چکی ہے تو اصلاحات جدیدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جو نئی پالیسی جماعت احمدیہ اختیار کرے وہ جائز ہے:

باقی رہا یہ کہ "اگر کل کلاں کانگرس نے سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دی۔ تو قادیانی کیا کریں گے؟" اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اول تو جب کانگرس کی حکومت ہوگی تو سول نافرمانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر کانگرس خود اپنے ہاتھ سے حکومت چھوڑ دے گی۔ اور اس وقت احمدی بھی کانگرس میں شامل ہوں گے۔ تو وہ اس کو سمجھا دیں گے۔ کہ جب کثرت اس کو حاصل ہے۔ تو اسے ڈٹ کر اپنے حقوق طلب کرنے چاہئیں۔ پھر اگر کسی وقت کوئی اصولی اختلاف پیدا ہو گیا۔ تو احمدیوں کے لئے بھی وہی رستہ کھلا ہے۔ جو دوسرے کانگرسیوں کے لئے ایسے موقعہ پر کھلا ہوتا ہے یعنی جس طرح وہ اصولی اختلاف پر استعفا دے کر علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح احمدی بھی استعفا دے دیں گے لیکن "احسان" کو قبل از وقت واویلا کرنے کی کیا ضرورت ہے ابھی تک نہ کوئی فیصلہ ہوا۔ نہ سمجھوتا۔ اور نہ کوئی سول نافرمانی کی تحریک ہوئی۔ مگر "احسان" یونہی گھبرائے جا رہا ہے۔ اور ایسے رنگ میں خامہ فرسائی کر رہا ہے۔ جو متانت اور سنجیدگی کے قطعاً خلاف ہے:

حکومت بہار کا ذبح گاؤ کے خلاف حکم

نئی اصلاحات کے ماتحت جو حکومتیں قائم ہوئی ہیں۔ ان سے توقع تو یہ کی جاتی ہے۔ کہ پہلے کی نسبت زیادہ آرام دہ اور مفید ثابت ہونگی۔ لیکن بعض دفعہ برسر حکومت پارٹی اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اس قسم کی باتیں اٹھا دیتی ہے۔ جو ہندو مسلم منافرات کی خلیج کو اور زیادہ وسیع کر دیتی ہیں۔ اس قسم کی افسوسناک مثال حکومت بہار نے قائم کی ہے۔ جبکہ اول تو ۱۵-۱۶ مقامات پر گائے کی قربانی زیر دفعہ ۱۴۴ بند کر دی۔ اور جب اس دفعہ کی میعاد ختم ہوئی۔ تو مزید ۲ ماہ تک اس کی توسیع کر کے گائے کا ذبح کرنا ممنوع قرار دے دیا۔ کون نہیں جانتا۔ کہ گائے کو ذبح کرنا مسلمانوں کا مذہبی حق ہے اور اس میں حکومت کی مداخلت سخت ناگوار اور تکلیف دہ ہے

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(۲۶۳) سامری کا قصہ

سامری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا خارجی تھا۔ جسکی ساری کوشش یہ تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معزول کرکے خود انکی جگہ بنی اسرائیل کا حاکم بن جائے۔ اس بات کا اس نے خود اقرار کیا ذات کا وہ سنار تھا۔ ذات سے مراد یہاں قدیم پیشہ ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے گئے۔ اور بنی اسرائیل کو حضرت ہارون کے سپرد کر گئے۔ تو سامری کو اپنی تجاویز کے چلانے کا موقعہ مل گیا۔ پہلے تو اس نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ یہ جو تم لوگ قبطیوں کے اتنے زیور مانگ لائے ہو۔ ان کا رکھنا اور لادنا اور اٹھانا بہت مشکل ہے۔ آج کل فراغت کے دن ہیں۔ آؤ سب کو گلا کر خالص سونا بنالیں۔ اور کھوٹ نکال کر انکو مختصر کرلیں۔ تا کہ نقل وحمل میں آسانی ہو۔ یہ استنباط حُمِّلْنَا کے لفظ سے ہوتا ہے۔ یعنی یہ مفت کا بوجھ ہمیں اٹھانا پڑا ہے۔ ہم خوشی سے اسے نہیں اٹھاتے۔ اور سنار اس لئے اسے کہا کہ وہ سونے کو گلانا اور پھر ڈھالنا اور سانچہ وغیرہ بنانا بلکہ آواز نکالنے کی ترکیب بھی جانتا تھا۔ غالباً وہ دھونکنی سے پھونک مار کر اس میں سے آواز نکالتا ہوگا۔ غرض یہ کہ نہ صرف وہ معمولی سنار تھا بلکہ [illegible] اور بسبب سنار ہونیکے اس کا ارادہ یہ بھی ضرور ہوگا۔ کہ پگھلانے میں کچھ سونا اڑا بھی لے کیونکہ زیورات جو ساری قوم کے زیر نظر اور گنے ہوئے تھے۔ ان میں سے چوری کرنا مشکل تھا۔ خیر بھٹی قائم کی گئی۔ جس میں سارا زیور ڈالا گیا۔ اور سامری نے اسے پگھلا کر خالص سونا بنایا۔ پھر بجائے اینٹیں وغیرہ بنانے کے اس نے ایک سانچہ بچھڑے کا تیار کیا۔ تا کہ جب اس میں پگھلا ہوا سونا پڑے تو بچھڑا اس میں سے نکل آئے اس طرح جب بچھڑا تیار ہوگیا۔ تو اسے خوب پالش کرکے اس میں اس نے دھونکنی یا کسی اور طریقہ سے یہ خاصیت رکھدی۔ کہ اس میں سے اسی طرح آواز نکلے۔ جس طرح آجکل سنکھ یا بگل وغیرہ میں نکلتی ہے۔ غالباً وہ خود پیچھے سے بذریعہ نلکی پھونکتا ہوگا۔ اور بچھڑے کے مونہہ کی طرف سے آواز نکلتی ہوگی۔ غرض کوئی حکمت ایسی ہی ہوگی۔ جس میں اسکا اپنا تعلق اور دخل ضرور ہو۔ یہ نہیں کہ بچھڑا آپ ہی آپ بولتا تھا۔ اسطرح وہ بچھڑا تو خدا بن گیا کیونکہ بوقت عبادت وہ آواز نکالتا تھا۔ اور سامری اس کا مہنت یا پجاری یا کاہن یا رسول بن بیٹھا جسکی وساطت سے عبادت ہوسکے۔

پھر اس نے بنی اسرائیل کو ورغلایا۔ وہ پہلے ہی صدیوں ایک گائے پرست قوم کے ماتحت رہ کر ان خیالات سے متاثر تھے۔ ہزاروں نے اسکی آواز پر لبیک کہی۔ اور یہ مشہور کردیا کہ موسیٰ غلطی سے خدا کو ڈھونڈنے پہاڑ پر گیا۔ خدا نے تو یہیں بنی اسرائیل کے پاس اس بچھڑے میں حلول کرلیا ہے۔ اور جب عبادت کرو تو خوش ہو کر آواز بھی نکالتا ہے۔ ھٰذَا اِلٰھُکُمْ وَاِلٰہُ مُوْسٰی

غرض خوب بڑی ساری کی جم گئی حضرت ہارون علیہ السلام نے بہتیرا لوگوں کو سمجھایا۔ مگر ان کی پیش نہ چلی۔ اور زیادہ زور انہوں نے اس واسطے نہ دیا۔ کہ کہیں بنی اسرائیل میں تفرقہ نہ پڑ جائے (انبیاء کو جماعتوں کا اتفاق واتحاد اتنا پیارا ہوتا ہے) اس نرمی سے فائدہ اٹھا کر سامری نے اپنی قوت اور جماعت اور بڑھائی۔ اور اسطرح پہلا وار یہ کیا۔ کہ ہارون کو عملاً معزول کردیا یہ معزولی ہی تو ہے کہ ان لوگوں نے کہہ دیا۔ کہ لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْہِ عٰکِفِیْنَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰی۔ گویا حضرت موسیٰ کی واپسی تک آپ معزول ہیں۔ اور یہ گوسالہ پرست سامری ہمارا امیر ہے۔ اس کے بعد موسیٰ کو معزول کرنے کی تبلیغ اور ریشہ دوانی جاری رکھی۔ خیر جب موسیٰ علیہ السلام چالیس دن کے بعد آئے تو یہ تماشہ دیکھ کر بہت ناراض ہوئے۔ محض تائید الٰہی تھی کہ سب بنی اسرائیل انکو دیکھتے ہی ان کے طرفدار ہوگئے۔ سامری کا جتھہ ٹوٹ گیا۔ اور وہ بے یارومددگار رہ گیا۔ خیر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو خدا تعالیٰ کے احسان یاد دلائے اور گزشتہ تائید ونصرت کا ذکر کیا۔ اور یہ دلیل دی کہ اگر یہ خدا ہے تو کیا وجہ کہ کلام نہیں کرتا۔ بھائیں بھائیں کے سوا اور کوئی آواز اس کے مونہہ سے نہیں نکلتی۔ نہ کوئی ہدایت یا شریعت تم کو بتاتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نہ صرف کلام کرتا ہے بلکہ دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ اور انسان کو ہدایت کے رستے بتاتا ہے۔ خیر جب سحر سامری ٹوٹ چکا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے پوچھا کہ بتا اصل بات کیا تھی۔ اس نے نہایت مختصر الفاظ میں یہ جواب دیا۔ کہ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِہٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَۃً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُھَا وَکَذٰلِکَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے ایک بات ایسی سوجھی جس کا دوسروں کو خیال بھی نہ تھا۔ وہ یہ کہ تمہارا سارا کام ایک دعوے کا ہی ہے۔ اسی طرح میں بھی ایک خدا بنالوں جو کچھ آواز نکالتا ہو۔ اور خود اس کا رسول بنکر اس قوم پر حکومت کروں۔ تو میں بھی تمہارے جیسا بن سکتا ہوں۔ اسلئے میں نے بھی یہ مذہب اور الوہیت اور رسالت کا ایک ڈھونگ رچایا۔ اور سلسلہ نبوت کی کچھ نقل اتاری۔ مگر قسمت نے مجھے نامراد رکھا۔ اس لئے اب میں اسے چھوڑتا ہوں۔ اور ان خیالات کو ترک کرتا ہوں۔

یہ قَبَضْتُ قَبْضَۃً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ والی نقالی ہمیشہ سچے سلسلوں کے قیام کے وقت ہوا کرتی ہے۔ جیسے مسیلمہ اور اسود عنسی نے کیا۔ بلکہ اس زمانہ میں پنڈت اگنی ہوتری صاحب نے بھی ایک سلسلہ چلایا۔ اور پنڈت دیانند صاحب نے بھی عناصر کو رسول بنایا۔ خدا کے ۱۰۱ نام رکھے۔ توحید کی صورت بنائی۔ غرض اسلام کے ڈھانچہ پر ہندوازم کو ڈھال کر اس کا نام آریہ دھرم رکھا۔ وَکَذٰلِکَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ۔ جس طرح تیرا دل ان کا حاکم اور بڑا بننے کو چاہتا ہے۔ اسی طرح میرا جی بھی چاہتا تھا کہ میں بھی اس قوم کا بادشاہ بن جاؤں۔ اس لئے یہ فعل میں نے کیا۔ آخر اس اقرار کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو سزا اسے دی وہ مشہور ہے۔ یعنی اسکو جماعت سے خارج کردیا اور کہہ دیا۔ کہ اس سے سلام کلام پیام منع ہے۔ اور یہ بنی اسرائیل کی جماعت کے گھروں سے باہر الگ ایک جگہ رہا کرے۔ گویا اخراج اور مقاطعہ کی سزا دی۔ تو اس نے تو یہ تجویز کر رکھی تھی۔ کہ موسیٰ کو بھی ہارون کی طرح آتے ہی معزول کردیا جائے۔ اگر سب بنی اسرائیل اس سے ملجاتے تو وہ حضرت موسیٰ سے یہی کہتا کہ بس تم میرے ماتحت ہو جاؤ۔ میں اس خدا کا رسول ہوں جس نے اس بچھڑے میں حلول کیا ہے۔ مانتے ہو تو خیر ورنہ تمہیں قتل کردیتا ہوں۔ مگر بیچ خدا کے اس جلالی نبی کے آگے وہ کس طرح ٹھہر سکتا تھا۔ آپ ہی ذلیل ہوگیا۔

اس قصہ کے لئے آپ سورۂ طٰہٰ پڑھیں وہاں برخلاف تورات کے قرآن مجید نے ہارون کو بے قصور قرار دیا ہے۔ اور ساری ذمہ داری سامری پر ڈالی ہے۔ چنانچہ واپسی سے پہلے طور پر ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا کی طرف سے اطلاع مل گئی تھی۔ کہ اَضَلَّھُمُ السَّامِرِیُّ یعنے سامری نے بنی اسرائیل کو گمراہ کردیا ہے۔

(۲۶۴) خدا کے شیر

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک صداقت یہ بھی پیش فرمائی ہے۔ کہ دنیا سے الگ رہ کر خدا کو یاد کرنا بہت ادنیٰ درجہ ہے۔ انبیاء اور اولیائے کرام کی شان یہ ہے کہ وہ دنیا میں داخل ہوکر پھر بھی ایک لمحہ خدا تعالیٰ کو نہیں بھولتے۔ اور ان کا معاملہ دست باکار ودل بایار والا معاملہ ہوتا ہے۔ ایک شخص جو بیوی۔ بچے۔ کاروبار یا تجارت اور اسی طرح کے کاموں میں داخل ہوکر پھر دل خدا سے لگائے رکھتا ہے۔ اس کا بہت بلند درجہ ہے۔ بہ نسبت ظاہری تارک الدنیا کے اس مضمون کی آیت قرآن مجید میں یہ ہے۔ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا

مسائلِ وراثت زیر آیاتِ قرآنِ کریم

از جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

(۱)

مردوں اور عورتوں کا حقِ وراثت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منہ او کثر نصیباً مفروضاً (سورۃ نساء ع ۵) یعنی اگر کسی مرد یا عورت کا باپ یا ماں یا کوئی اور قریبی رشتہ دار فوت ہو جائے۔ تو اسے اس متوفی کے ترکہ کا ایک خاص حصہ پانے کا حق حاصل ہوگا۔ خواہ ترکہ تھوڑا ہو۔ یا زیادہ ؛۔

لیکن اگر متوفی کچھ قرض بھی چھوڑ گیا ہو۔ تو جو ترکہ اس کے قرض کی ادائیگی کے بعد بچے گا۔ وُہی وارثوں کو ملے گا۔ اور اگر اس نے اپنے ترکہ کا کوئی حصہ (جو قرض کی ادائیگی سے بچے ہوئے کل ترکہ کی تہائی سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے۔ اور اس تہائی حصہ میں وُہ ہبہ یا صدقہ بھی شمار ہوگا۔ جو اس نے مرض الموت میں کیا ہو) شریعت کی ہدایات کے ماتحت کسی جگہ پر خرچ کرنے یا کسی شخص کو دینے کی وصیت کی ہو۔ تو اس کی ادائیگی بھی وارثوں کے حقوق پر مقدم ہوگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ اس وصیت وغیرہ کا اثر قرض پر قطعاً نہ پڑے۔ ورنہ اس وصیت کو یا اس کے اتنے حصہ کو جو قرض کی ادائیگی پر اثر ڈالتا ہو۔ رد کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین غیر مضار (نساء ع ۲) یعنی۔ وارثوں کو جو کچھ ملے گا۔ وصیت اور قرض کی ادائیگی سے بچا ہُوا ملیگا۔ (اور لفظی طور پر وصیت کے لفظ کو دین کے لفظ سے پہلے اس لئے رکھا گیا ہے کہ عموماً پسماندگان کی طرف سے وصیت کی ادائیگی میں سہل انگاری کا اندیشہ ہوتا ہے۔ قرض کی ادائیگی میں پس و پیش کرنا عام حالات میں مشکل ہوتا ہے) اور جب عام مسائل شرعیہ کی روشنی میں اس مسئلہ پر غور کیا جائے۔ تو ظاہر ہوتا ہے۔ کہ میت کی تجہیز و تکفین کے ضروری مصارف جو اس مرنے والے کی حیثیت کے مطابق ہوں۔ کی ادائیگی قرض پر بھی مقدم ہے ؛۔

غیر وارث رشتہ داروں وغیرہ کا حق

ان حقوق کے علاوہ ترکہ میں ایک حق میت کے ایسے رشتہ داروں کا بھی ہے۔ جو اپنی مالی کمزوری کے باعث امداد کے مستحق ہوں۔ اور وارثوں کے زمرہ میں نہ آتے ہوں۔ اور عام یتیموں اور مسکینوں کا بھی اس مد میں حق ہے۔ اور اس کی کوئی مقدار معین نہیں۔ بلکہ حسبِ حالات بقدر مناسب امداد کی جانی چاہیئے۔ اس حق کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں راہنمائی فرمائی ہے۔ واذا حضر القسمۃ اولوا القربیٰ والیتامیٰ والمساکین فارزقوھم منہ وقولوا لھم قولاً معروفا (نساء ع ۱) نیز ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ نے ترکہ میں حق بیان فرمایا ہے۔ جو میت کے قریبی رشتہ داروں میں سے تو نہ ہوں۔ مگر ان کے ساتھ اس کا ایسا مستحکم تعلق ہو۔ جو عرفِ عام میں رشتہ داری کا ہی حکم رکھتا ہو۔ جیسا کہ کسی کو غلامی کی قید سے آزاد کرنے یا کرانے والے شخص کا اس آزاد شدہ سے باپ اور بیٹے کا سا تعلق ہوتا ہے۔ اس حق کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں راہنمائی فرمائی ہے۔ ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون والذین عقدت ایمانکم فاتوھم نصیبھم (نساء ع ۵) یعنی جو مال چھوڑ کر کوئی شخص فوت ہو جائے اس کے حقدار اس کی اولاد اور دوسرے قریبی رشتہ دار ہوں گے۔ اور ان کے علاوہ جن لوگوں کا میت سے ایسا گہرا تعلق ہو۔ جو عرفاً ماں باپ اور اولاد کے تعلق یا دیگر قریبی رشتہ داروں کے تعلق کے حکم میں ہو۔ ان کا بھی اس مال میں حق ہوگا۔ لیکن جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ وارثوں کا حق اس حق پر مقدم ہوتا ہے ؛۔

وارثوں میں اولاد کا مقام اور اُن کا حقِ وراثت

وارثوں میں اللہ تعالیٰ نے اولاد کو سب سے مقدم رکھا ہے۔ اور ان کا اول نمبر پر ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم۔ للذکر مثل حظ الانثیین۔ فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک۔ وان کانت واحدۃ فلھا النصف (نساء ع ۲) یعنی اے مومنو جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کی اولاد کو اپنی ہی اولاد سمجھو۔ اور جس طرح اپنے بچوں کی بہتری چاہنا اور ان کے حقوق کی حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہو۔ اسی طرح ہر رنگ میں ان کی بہبودی چاہو۔ اور ان کے حقوق کی پوری پوری حفاظت کرو۔ اس بات کو اپنا ایک اہم فرض سمجھو۔ اور اس کا ترکہ ان میں اس طرح تقسیم کرو۔ کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر ہو۔ اور اگر ان میں لڑکا کوئی نہ ہو۔ تو (دو یا) دو سے زیادہ لڑکیوں کا حصہ $\frac{2}{3}$ ہوگا۔ اور ایک لڑکی کا حصہ $\frac{1}{2}$۔ اور دو لڑکیوں کا حصہ دو سے زیادہ لڑکیوں کے حصہ کے برابر یعنی $\frac{2}{3}$ اس لئے شمار ہوگا کہ اول تو سورۃ نساء کے آخر میں میت کے باپ کی اولاد کو میت کی اولاد کا قائم مقام بتاتے ہوئے دو بہنوں کا حصہ $\frac{2}{3}$ بیان فرمایا گیا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ اصل وارث یعنی دو لڑکیوں کا حصہ $\frac{2}{3}$ سے کم ہو۔ دوسرے مادری بھائیوں اور بہنوں کے ذکر میں ایک کے مقابل پر ایک سے زیادہ افراد کو رکھا گیا ہے خواہ وہ دو ہوں۔ یا دو سے زیادہ۔ پس دیگر مسائل وراثت کے مطابق اولاد میں بھی دو لڑکیوں کا حصہ اور دو سے زیادہ لڑکیوں کا حصہ (جبکہ لڑکا کوئی موجود نہ ہو) $\frac{2}{3}$ ہی محسوب ہوگا۔

اولاد کے حصہ پر باقی وارثوں کا اثر

اس جگہ ایک بات یہ قابل غور ہے۔ کہ اولاد کے سوا باقی تمام وارثوں کے ذکر میں یہ بات صراحت سے بیان ہوئی ہے۔ کہ اولاد کی موجودگی میں انہیں کیا ملے گا۔ (یا کہ کچھ ملے گا۔ یا نہیں) اور اولاد کی غیر موجودگی میں ان کو کیا ملے گا۔ لیکن اولاد کے ذکر کے ضمن میں کسی اور وارث کی طرف اشارہ تک بھی نہیں کیا گیا۔ جس سے یہ مقصود نہیں۔ کہ اولاد کی موجودگی میں اور کسی کو کچھ نہیں ملے گا۔ کیونکہ یہ بات دیگر تمام احکام متعلقہ وراثت کے صریح خلاف ہے۔ جن میں واضح طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ فلاں فلاں رشتہ دار اولاد کی موجودگی میں بھی وارث ہو۔ اور ان کا حصہ فلاں ہوگا۔ پس اس سے قطعی طور پر یہی مراد ہے۔ کہ باقی وارثوں کے جو حصے اولاد کی موجودگی کی حالت کے ماتحت بیان ہوئے ہیں۔ ان کو نکال کر جو کچھ بچے اسکے اندر اولاد کا حصہ پورا کیا جائیگا۔ اور اس بارہ میں نرینہ اولاد کے حکم میں اور غیر نرینہ اولاد کے حکم میں کوئی تفریق نہیں کی گئی۔ اس لئے جس طرح دوسرے وارثوں کے حصوں کی کمی بیشی کے نتیجہ میں لڑکوں کے حصہ میں کمی بیشی آتی ہے اسی طرح لڑکیوں کے حصہ میں بھی دوسرے وارثوں کے حصوں کے مطابق کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ اور اگر اس اصل کو مدنظر رکھا جائے تو تقسیم ترکہ میں کہیں بھی کوئی پیچیدگی نہیں پیدا ہوگی ؛۔

ایک مثال

پس اگر ایک وفات یافتہ عورت کے وارث اس کی ایک لڑکی یا ایک سے زیادہ لڑکیاں والدین۔ اور اس کا خاوند ہوں۔

دیا اگر متوفی مرد ہو اور اس کے وارث اس کے والدین اور متعدد لڑکیاں ہوں) تو یہ نہیں سمجھا جائے گا۔ کہ ایک لڑکی کا حصہ $\frac{1}{2}$ اور دو یا دو سے زیادہ لڑکیوں کا حصہ $\frac{2}{3}$ ہی ہوگا۔ کیونکہ اس سے ان وارثوں کے حصہ میں تصادم کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو قرآن کریم کی شان کے خلاف ہے۔ بلکہ یہ سمجھا جائے گا کہ ایک لڑکی کا حصہ $\frac{1}{2}$ اور اس سے زیادہ لڑکیوں کا حصہ $\frac{2}{3}$ ہونا اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ اس کا اثر باقی وارثوں کے حصوں پر نہ پڑتا ہو۔ ورنہ جو کچھ باقی وارثوں کو ان کو حصے دیکر بچے گا۔ وہی لڑکی کو یا لڑکیوں کو ملیگا۔ اس لئے مذکورہ بالا صورت میں والدین کو $\frac{1}{3}$ خاوند کو $\frac{1}{4}$ (اور اگر متوفی مرد ہو تو بیوی کو $\frac{1}{8}$) اور لڑکی کو یا لڑکیوں کو باقی ترکہ ملے گا۔ کیونکہ ایک اکیلی لڑکی کا حصہ اسی صورت میں $\frac{1}{2}$ ہوتا ہے۔ جبکہ باقی وارثوں کے حصے اسے $\frac{1}{2}$ دینے کی اجازت دیں۔ ورنہ جو کچھ ان سے بچیگا وہی اسے ملیگا۔ اور اسی طرح دو یا دو سے زیادہ لڑکیوں کا حصہ اسی صورت میں $\frac{2}{3}$ ہوگا کہ باقی وارثوں کے حصے اس بات کی اجازت دیں۔ ورنہ جو کچھ بچے گا وہی انہیں ملے گا۔

نرینہ اولاد کے حصہ پر دیگر وارثوں کا اثر

دوسری بات اس جگہ قابل غور یہ ہے کہ اس آیت میں لڑکوں اور لڑکیوں ہر دو کی موجودگی کی حالت کا حکم بھی مذکور ہے۔ اور صرف لڑکیوں کی موجودگی کے وقت کا حکم بھی۔ مگر یہ بات بظاہر مذکور نہیں کہ اگر اولاد صرف نرینہ ہو اور لڑکی کوئی نہ ہو تو اس کا حصہ کیا ہوگا۔ جس سے یہ ہرگز مقصود نہیں کہ صرف لڑکوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ بلکہ جب لڑکوں اور لڑکیوں ہر دو کی موجودگی میں لڑکیوں کا حصہ معین نہ ہونے کا باعث لڑکوں کا موجود ہونا ہوتا ہے (چنانچہ جب لڑکا کوئی نہ ہو تو لڑکیوں کا حصہ محدود اور معین ہوتا ہے) تو اکیلے لڑکوں کا حصہ بطریق اولیٰ غیر معین اور غیر محدود ہوگا۔ اس لئے جب لڑکی کوئی نہ ہو تو لڑکوں کا حصہ غیر معین اور غیر محدود ہوگا۔ نہ یہ کہ انکا کوئی حصہ ہوگا ہی نہیں

نرینہ اولاد کل ترکہ پر بھی حاوی ہو سکتی ہے

علاوہ اس کے جب ایک لڑکی کا حصہ کوئی لڑکا موجود نہ ہونے کی حالت میں ترکہ کا $\frac{1}{2}$ اور لڑکے کی موجودگی میں لڑکے کے حصہ کا $\frac{1}{2}$ ہوتا ہے۔ تو لڑکے کا حصہ کوئی لڑکی کے موجود نہ ہونے کی صورت میں لڑکی کے اس حصہ سے لازماً دوچند ہونا چاہیئے۔ جو لڑکے کی غیر موجودگی میں اسے ملتا ہے۔ جو $\frac{1}{2}$ ہوتا ہے۔ سو چونکہ $\frac{1}{2}$ کا دوچند پورا ایک ہوتا ہے۔ اس لئے اکیلے لڑکے یا لڑکوں کا حصہ پورے ترکہ پر حاوی ہو سکے گا۔ یعنی اگر کوئی اور وارث موجود نہ ہو۔ تو لڑکے تمام ترکہ کے مستحق ہوں گے۔ اور اگر کوئی اور وارث بھی موجود ہو۔ تو ان کا حصہ نکال کر باقی جو کچھ بچے گا وہ لڑکوں کو ملے گا۔ اور چونکہ تمام لڑکے ایک ہی حیثیت اور ایک ہی درجہ کے وارث ہوتے ہیں اس لئے سب لڑکوں کا حصہ برابر برابر ہوگا۔ جیسا کہ متعدد لڑکیوں کے حصے باہم برابر برابر ہوتے ہیں۔

لفظ اولاد کی وسعت

تیسری بات اس جگہ یہ یاد رکھنی ضروری ہے کہ اولاد کا لفظ (جو لڑکوں اور لڑکیوں ہر دو پر اطلاق پاتا ہے۔ جس کے مقابل ابناء کا لفظ لڑکوں کے لئے اور بنات کا لفظ لڑکیوں کے لئے مخصوص ہے) صرف پہلی نسل سے مخصوص نہیں ہے بلکہ جہاں تک اولاد کا سلسلہ لمبا اور دور چلا جائے۔ وہ سب کا سب اس لفظ کا مصداق ہوگا۔ اور کسی شخص کی قریب کی اولاد کی موجودگی میں بھی اس کی دور کی اولاد اسی طرح اس کی اولاد کہلانے کی حقدار ہوگی۔ جس طرح قریب کی اولاد اس کی اولاد کہلائے گی۔ جیسا کہ قرآن کریم کی آیت یا بنی آدم لا یفتننکم الشیطان کما اخرج ابویکم من الجنۃ (اعراف ع ۳) سے ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ حقوق وراثت میں بھی وہ سب برابر ہوں گے۔ بلکہ حقوق وراثت کی رو سے اقرب (زیادہ قریبی) کے مقابل پر ابعد (نسبتاً دور کا قرابتدار) کالعدم شمار ہوگا۔ جیسا کہ آیت للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون۔ سے اور آیت ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ ہاں جہاں اقرب کو اس کا پورا حصہ دینے کے بعد ابعد کے لئے بھی کچھ نہ کچھ حصہ پانے کی گنجائش باقی رہتی ہو۔ وہاں اقرب کی موجودگی میں بھی ابعد حق وراثت کا حصہ دار ہو سکے گا۔ مثلاً اگر ایک متوفی شخص کا لڑکا بھی موجود ہو۔ اور دوسرے (وفات یافتہ) لڑکے کا لڑکا بھی۔ تو پوتے کو دادا کی اولاد میں سے تو شمار کیا جائیگا مگر چونکہ لڑکے کا حصہ غیر معین اور غیر محدود ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی موجودگی میں پوتا وارث نہیں شمار ہوگا۔ اور اگر متوفی کی ایک یا ایک سے زیادہ لڑکیاں موجود ہوں۔ اور لڑکا کوئی زندہ موجود نہ ہو۔ اور پوتے ہوں تو چونکہ لڑکیوں کا حصہ معین اور محدود ہوتا ہے۔ اس لئے لڑکیوں کی موجودگی میں بھی پوتوں کے لئے وراثت میں حصہ دار ہونے کی گنجائش ہوگی۔

توضیحی امثلہ

مثلاً اگر متوفی کی بیوی بھی زندہ موجود ہو اور لڑکیاں بھی ہوں۔ اور پوتے بھی ہوں۔ تو اس کی بیوی کو $\frac{1}{8}$ حصہ ملے گا۔ اور لڑکیوں کو $\frac{2}{3}$ حصہ اور باقی $\frac{5}{24}$ حصہ اس کے پوتوں کو مل جائے گا۔

اور اگر اس کی اولاد ایک لڑکی ایک پوتی اور ایک پڑپوتا ہو۔ تو چونکہ پڑپوتا اس کی نسل کے تیسرے مرتبہ میں ہوگا۔ اور لڑکی اور پوتی دونوں اس سے اوپر کے مرتبہ میں ہوں گی۔ اس لئے انکے مقابل پر اس لڑکے کو کالعدم شمار کیا جائے گا۔ اور ان ہر دو لڑکیوں کا مجموعی حصہ $\frac{2}{3}$ محسوب ہوگا۔ کیونکہ وہ دونوں اولاد کے مفہوم کے اندر داخل ہیں۔ اور جب غیر نرینہ اولاد ایک سے زیادہ افراد پر مشتمل ہو۔ تو ان افراد کا مجموعی حصہ $\frac{2}{3}$ ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ لڑکی کے مقابل پر پوتی کالعدم ہوتی ہے۔ اس لئے لڑکی کو حصہ دیتے وقت یہ سمجھا جائے گا۔ کہ وہ اپنے مرتبہ میں اکیلی ہے پس اسے $\frac{1}{2}$ حصہ دیا جائیگا۔ اور چونکہ لڑکی کا اور پوتی کا مجموعی حصہ $\frac{2}{3}$ تھا اس لئے پوتی کا حصہ اس صورت میں $\frac{2}{3} - \frac{1}{2} = \frac{1}{6}$ ہوگا۔ اور چونکہ اولاد کا لفظ دور سے دور کی اولاد پر بھی حاوی ہوتا ہے اس لئے پڑپوتا بھی اولاد میں شمار ہوگا۔ اور چونکہ لڑکوں اور لڑکیوں ہر دو کی موجودگی میں (اور اسی طرح صرف نرینہ اولاد کی صورت میں) اولاد کے حصہ کی مقدار معین اور محدود نہیں ہوتی بلکہ اور وارثوں کی غیر موجودگی میں انہیں کل ترکہ بھی مل سکتا ہے۔ اور مذکورہ بالا صورت میں اور کوئی وارث موجود نہیں ہے۔ اس لئے کل ترکہ کو اولاد کا حق شمار کرکے پہلی لڑکی کو اپنے مرتبہ میں اکیلی ہونے کے باعث $\frac{1}{2}$ حصہ دیا جائیگا۔ اس کے بعد پوتی کو $\frac{2}{3} - \frac{1}{2} = \frac{1}{6}$ دیا جائے گا۔ اور جو باقی $\frac{1}{3}$ حصہ بچے گا وہ پڑپوتے کو مل جائیگا

اگر ایک شخص کی ایک لڑکی ہو۔ جو اسکی وفات کے وقت زندہ موجود ہو۔ اور ۴ لڑکے ہوں اور چاروں فوت ہو چکے ہوں۔ جنمیں سے ایک لڑکے کی صرف ایک لڑکی موجود ہو۔ اور دوسرے کی صرف ایک پوتی ہو۔ اور تیسرے کی صرف ایک پڑپوتی اور چوتھے لڑکے کا صرف ایک پڑپوتے کا لڑکا زندہ موجود ہو۔ تو اس کی لڑکی کو $\frac{1}{2}$ حصہ ملیگا۔ کیونکہ اسکے مرتبہ میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا زندہ موجود نہیں۔ اور اسکی پوتی کو $\frac{1}{6}$ حصہ ملے گا۔ کیونکہ پہلے اور دوسرے مرتبہ میں مجموعی طور پر صرف دو لڑکیاں (ایک لڑکی اور ایک پوتی) موجود ہیں۔ اور دو لڑکیوں کا حصہ $\frac{2}{3}$ ہوتا ہے اس لئے ان ہر دو کا مجموعی طور پر کل حصہ $\frac{2}{3}$ ہوگا۔ اور چونکہ $\frac{1}{2}$ حصہ لڑکی لے چکی ہوگی۔ اور اس کا حصہ بھی $\frac{2}{3}$ کے اندر شامل ہے

اس لئے ۲/۳ میں سے لڑکی کا حصہ یعنی ۱/۲ نکال کر جو ۱/۶ حصہ باقی رہیگا۔ وہ پوتی کو مل جائیگا۔ اب بظاہر پڑپوتی کیلئے کچھ گنجائش باقی نہیں۔ کیونکہ نہ تو وہ ۲/۳ میں سے کچھ حصہ پا سکتی ہے۔ اور نہ ہی اس کے مرتبہ میں کوئی لڑکا یعنی پڑپوتا زندہ موجود ہے۔ تا اس کے طفیل یہ پڑپوتی بھی ترکہ میں شمار ہو سکتی لیکن چونکہ ابھی مجموعی طور پر اولاد کیلئے کچھ اور حصہ پانے کی گنجائش موجود ہے۔ کیونکہ کل ترکہ میں سے ابھی تک صرف ۲/۳ حصہ تقسیم ہوا ہے۔ اور ۱/۳ حصہ باقی ہے اور چوتھے مرتبہ میں اولاد میں ایک لڑکا بھی موجود ہے۔ جو میت کے پڑپوتے کا لڑکا ہے۔ اس لئے وہ اس باقیماندہ ترکہ کا حقدار شمار ہوگا۔ اور چونکہ وہ اپنے مرتبہ میں اکیلا نہیں۔ بلکہ اسی مرتبہ میں ایک لڑکی یعنی پڑپوتے کی لڑکی بھی موجود ہے اس لئے وہ بھی باقیماندہ ۱/۳ میں سے حصہ پانے کی حقدار ہوگی۔ اور لڑکے کے حصہ سے اس کا حصہ نصف ہوگا۔

پوتے کے پوتے کیساتھ پڑپوتی کا حصہ

اور چونکہ پڑپوتی اس لڑکے اور لڑکی (پڑپوتے کے لڑکے اور لڑکی) سے ایک درجہ اوپر واقع ہے۔ اور یا اس کی نسبت اقرب ہے اس لئے اسے بھی وہی حق دیا جائیگا۔ جو لڑکے کے برابر والی لڑکی کو دیا گیا تھا۔ اور اس طرح سے باقیماندہ ۱/۳ حصہ کو چار برابر حصوں پر تقسیم کرکے انہیں سے دو حصے یعنی کل ترکہ کا ۱/۶ حصہ پرپوتے کے لڑکے کو دیا جائیگا۔ اور ایک حصہ پرپوتی کو ملیگا اور ایک حصہ پڑپوتے کی لڑکی کو۔ جن میں سے ہر ایک حصہ کل ترکہ کا ۱/۱۲ حصہ ہوگا۔

اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ چوتھے مرتبہ میں لڑکی (پرپوتے کی لڑکی) کوئی نہیں بلکہ صرف ایک لڑکا موجود ہے جو پڑپوتے کا لڑکا ہے۔ تو اس صورت میں بھی اس لڑکے کے طفیل اس سے اوپر کے درجہ والی وہ لڑکی (پڑپوتی) بھی جسے لڑکیوں کے مخصوص حصہ میں سے یعنی ۲/۳ میں سے کچھ نہیں ملا تھا۔ باقیماندہ ۱/۳ حصہ میں حصہ دار ہوگی اور وہ ۱/۳ حصہ اس لڑکے اور اس کی پھوپھی (پڑپوتی) کے درمیان اس نسبت سے تقسیم کیا جائیگا۔ کہ لڑکے کا حصہ لڑکی کے حصہ سے

ضلع گورداسپور کے تیس ہزار اچھوتوں سے اپیل

ہم نے بارہا اچھوت بھائیوں کو بتایا ہے۔ کہ آریہ سماج جب تک سوامی دیانند کے بتائے ہوئے ویدک دھرم کو نہ تیاگے حقیقی رنگ میں اچھوت اقوام کو پستی سے نہیں نکال سکتا۔ کیونکہ سوامی دیانند جی صرف براہمن کھشتری اور ویش کو ہی آریہ مانتے تھے۔ اور ساتن دھرمی بھی ان تینوں گروہوں کو ہی ویدک دھرمی اور آریہ مانتے ہیں اچھوت اقوام کو صرف اپنی مطلب براری کے لئے آریہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب مطلب نکل جاتا ہے تو جھٹ اپنے اصلی روپ کو ظاہر کر دیتے ہیں اس کی تازہ مثال میں ضلع گورداسپور کی تیس ہزار ڈوم قوم کو پیش کرتا ہوں۔

پچھلی مردم شماری کے موقعہ پر آریوں نے جب یہ دیکھا کہ تمام اقوام کو ان کی تعداد کے مطابق حقوق دیئے جائیں گے۔ تو انہوں نے سبز باغ دکھا دکھا کر ضلع گورداسپور کے ڈوم اچھوتوں کو آریہ نام لکھوانے کیلئے تیار کر لیا۔ جو اپنی سادگی سے آریوں کے جال میں پھنس گئے۔ اور اپنا مذہب آریہ دھرم لکھوا دیا۔

آریوں نے مردم شماری کے قریب کے زمانہ میں یہ صاف اعلان کر دیا تھا۔ کہ

"بھلا ہو راج پنتک اندولن کا جس میں کسی جاتی (قوم) کی رکھشا (حفاظت) اس کی سنکھیا (تعداد) میں ہونے کا سدھانت پرمانت ہو رہا ہے۔ ہندو اگر اس اوستھا میں بھی دلتوں کو نہیں اپناتے تو دوسرے انہیں اپنانے کے لئے تیار ہیں۔ جس کے معنی ایک دم بارہ کروڑ کا فرق ہے۔"
پرکاش یکم مئی ۱۹۳۲ء

اس حوالہ سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آریوں نے اچھوت اقوام کو محض اپنی تعداد بڑھانے کے لئے ورغلایا۔ آخر گزشتہ مردم شماری کے وقت جب ضلع گورداسپور کی تیس ہزار ڈوم قوم نے اپنے نام کے سامنے آریہ لکھوا دیا۔ تو آریہ بہت خوش ہوئے کیونکہ ان کا جو مطلب تھا۔ وہ پورا ہو گیا اس کے بعد جب آبادی کے لحاظ سے نمائندگی کا موقعہ آیا۔ تو گورنمنٹ نے ان ڈوموں کو جو آریوں کی چالبازی کا شکار ہو چکے تھے۔ آریوں میں شامل کرکے ڈوموں کی فہرست سے خارج کر دیا۔ اس پر آریوں کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ خوشی خوشی ان ڈوموں کے قابل اور تجربہ کار آدمیوں کو نمائندگی کا حق دیتے۔ مگر ہوا یہ کہ آریہ جب اپنا کام نکال چکے۔ تو یہ اعلان کر دیا۔ کہ ڈوم اچھوت ہیں۔ ان کو اچھوتوں کی نمائندگی کا حق دیا جائے۔ ریفارمز کمشنر کے تیار کردہ نقشہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ضلع گورداسپور میں ڈوموں کی کوئی آبادی نہیں ہے۔ حالانکہ وہ تیس ہزار کی تعداد میں موجود ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ انہوں نے اپنا نام آریہ سماج میں لکھوا دیا۔ مگر آریہ سماج نے ان کو کچھ نہ دیا۔

ناظرین یہ کسقدر دھوکا ہے۔ کہ جب آریوں کو مطلب تھا۔ اس وقت تو اُن ڈوموں کو آریہ لکھوا دیا۔ لیکن جب ان ڈوموں کے فائدہ کا وقت آیا تو ان کو اچھوت کہکر اپنا پیچھا چھڑا لیا۔ کیا یہی اچھوت ادھار ہے۔ اور کیا اس کا ثبوت لالہ خوشحالچند ایڈیٹر ملاپ کے یہ الفاظ نہیں کھول رہے۔ کہ "جہاں تک چھوت چھات کا تعلق ہے۔ وہ ہندوؤں کے نقطہ خیال سے ویسے ہی اچھوت ہیں۔ جیسے دوسرے اچھوت" ایسا کیوں ہے اس لئے کہ ہمارے پورانک بھائیوں کی دھارنا تھی۔ کہ جس اوستھا میں دلتوں کو پرماتما نے پیدا کیا ہے۔ اس جنم میں انہیں اسی اوستھا میں رہنا ہے۔

(اخبار پرکاش یکم مئی ۱۹۳۲ء)

اب معاملہ بالکل صاف ہے۔ کہ ضلع گورداسپور کے ڈوموں کا شدھ ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ کیونکہ وہ اس جنم میں تو کسی حالت میں بھی چھوت چھات سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے میں اپنے ان بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر فی الحقیقت چھوت چھات سے چھٹکارا حاصل کرکے خدا اور دنیا کو پانا چاہتے ہیں۔ تو آریوں کے ہی اس قول سے فائدہ اٹھائیں۔ کہ

"دنیا بھر کے مذاہب میں اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جو تمام انسانوں کو مساوات کا درجہ دیتا ہے۔ اور مذہبی میدان میں کسی کو چھوٹا یا بڑا نہیں سمجھتا۔ پنجاب اسلام کا گڑھ ہے اور اسلام نے ہی اچھوتوں کے سوال پر بالواسطہ طور پر اپنا اثر کیا ہے۔"

(ملاپ ۹ر اپریل ۱۹۳۲ء)

مسلمانوں کا سماجک سنگٹھن نہایت سادہ آرام دہ۔ کم خرچ اور غریبوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ نزدیکی رشتہ داروں میں بلکہ چچازاد اولاد کے اندر شادی کو جائز قرار دے کر اسلام نے غریبوں کا بیڑا پار کر دیا ہے۔ اسلام میں شادی ایک قدرتی فعل کی طرح نہایت ہی کم خرچ اور سادہ طریق پر رائج ہے ..... اسلام میں مساوات اور اخوت کا زور باقی سب مذاہب سے عملی طور پر زیادہ ہے .... اسلام کی شان نرالی ہے۔ اسلام نے غلاموں کو سلطنت ہند عطا کی .... اسلام کے اندر مسلمانوں کی ذہنیت عجیب طور پر نہایت کشادہ اور وسیع ہے .... ہندو اپنی دقیانوسی رسوم سے خود بخود نشٹ ہو رہے ہیں مسلمانوں کو ہم بلا وجہ الزام دیتے ہیں دراصل خود ہندو ہی ظلم اپنے بھائیوں پر روا رکھتے ہیں۔ وہی ان کی اپنی تباہی کا موجب ہے۔"

(اخبار ہندو لاہور ۱۶ر نومبر ۱۹۳۱ء)

اسلام اپنے اندر کس قدر کشش رکھتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ہمارے لیڈر ہندو

۲ (یعنی پڑپوتے کے لڑکے کا حصہ پڑپوتی کے حصہ سے) دوچند ہوگا۔ یعنی اس لڑکے کو کل ترکہ کا ۱/۶ حصہ ملیگا۔ اور اس لڑکی (پڑپوتی) کو ۱/۱۲ حصہ ملے گا۔ (باقی)

خلافت جوبلی فنڈ میں قادیان کا حصہ

وعدوں کی تیسری قسط

اس سے قبل اہل قادیان کے چندہ خلافت جوبلی فنڈ کے وعدوں کی دو قسطیں الفضل کے ذریعہ ہدیہ ناظرین کی جا چکی ہیں۔ قادیان کی جماعت نے خدا کے فضل پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس مبارک فنڈ میں تیس ہزار روپے کا وعدہ کیا ہوا ہے جو اس مجموعی رقم کا جو اس موقع پر جمع کرنی مقصود ہے دسواں حصہ ہے اس تیس ہزار کی رقم کو پورا کرنے کے لئے قادیان کے دوستوں نے جس شوق و اخلاص کے ساتھ اس چندہ میں حصہ لیا ہے۔ وہ یقیناً بہت قابل تعریف ہے احباب قادیان نے باوجود قلیل آمد اور بہت سے مالی بوجھوں کے نہ صرف تیس ہزار روپے کی گراں مایہ رقم اپنے ذمہ لی۔ بلکہ جو رپورٹیں مجھے موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک قادیان کے بہت سے حلقے اپنے ابتدائی وعدہ کی رقوم سے بھی آگے نکل چکے ہیں یعنی تیس ہزار کی رقم کو پورا کرنے کے لئے جو ابتدائی وعدہ انہوں نے کیا تھا۔ اس سے ان کے وعدوں کی رقوم عموماً تجاوز کر چکی ہیں یہ حلقے حسب ذیل ہیں۔

نام حلقہ	ابتدائی وعدہ	اس وقت تک وعدوں کی میزان
خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱۲۵۰۰/-	۱۲۹۱۰/-
محلہ ناصر آباد	۱۰۰/-	۱۴۵/۱۳/۹
محلہ دار العلوم	۲۰۰۰/-	۲۱۹۹/۱۳/-
" مسجد فضل	۳۰۰/-	۵۱۷/۸/-
" دار الانوار	۶۰/-	۹۰/-
" دار السعتہ	۱۰۰/-	۱۲۴/۱۴/-

وعدوں کی تیسری قسط درج کرنے سے قبل میں ایڈیٹر صاحب الفضل کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جن کی مہربانی سے یہ لمبی لمبی فہرستیں تحریک کی غرض سے الفضل میں شائع ہو رہی ہیں فجزاہ اللہ خیراً۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد

تتمہ فہرست خاندان حضرت مسیح موعود ؑ

(وعدہ ساڑھے بارہ ہزار روپیہ)

(۱) حضرت ام ناصر احمد صاحبہ -/۱۰۰
(۲) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب -/۵۰
(۳) مرزا منور احمد صاحب -/۵۰
(۴) صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ -/۲۰
(۵) دیگر بچگان ام ناصر احمد صاحبہ -/۲۵
(۶) صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ -/۱۰۰
(۷) صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ -/۲۰
(۸) حضرت ام وسیم احمد صاحبہ -/۴۰
(۹) صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب -/۱۰۰
(۱۰) عزیزہ امۃ الرؤف بیگم و بچگان صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ادریس احمد صاحب -/۱۰
(۱۱) خان محمد احمد خان صاحب -/۳۰
(۱۲) صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ -/۲۵
(۱۳) صاحبزادی امۃ الحمید بیگم صاحبہ -/۲۰
(۱۴) صاحبزادی طیبہ بیگم صاحبہ -/۵۰
(۱۵) صاحبزادی طاہرہ بیگم صاحبہ -/۲۵
(۱۶) صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ -/۲۵
(۱۷) صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ -/۱۰۰
(۱۸) بچگان " " -/۱۰

میزان -/۱۷۱۰
سابقہ میزان -/۱۱۲۰۰
کل میزان تاحال -/۱۲۹۱۰

لجنہ اماء اللہ قادیان

(وعدہ تین ہزار روپیہ)

(۱) اہلیہ کلاں خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ایک طلائی بازوبند قیمتی اندازاً -/۲۰۰ روپے
(۲) مسماۃ جیبی صاحبہ -/۱۶
(۳) مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمود حسن صاحب انگوٹھی طلائی۔ ایک عدد قیمتی اندازاً -/۷
(۴) پوتی محمد اسمٰعیل صاحب دار العلوم بالی طلائی ایک عدد قیمتی اندازاً -/۷
(۵) اہلیہ محمد عالم صاحب دار العلوم چوڑیاں نقرئی چار عدد قیمتی اندازاً -/۲
(۶) صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مستری عبد اللہ صاحب دار الرحمت کلپ طلائی۔ ایک عدد قیمتی اندازاً -/۱۸
(۷) اہلیہ ماسٹر علی محمد صاحب بی ٹی دار الفضل انگوٹھی طلائی۔ ایک عدد قیمتی اندازاً -/۸
(۸) جیبہ صاحبہ بیت البرکات -/۵
(۹) اہلیہ مستری محمد لطیف صاحب دار الرحمت -/۵
(۱۰) والدہ صاحبہ " " -/۵
(۱۱) مبارکہ بی بی صاحبہ اہلیہ مستری غلام محمد صاحب دار الرحمت -/۵
(۱۲) عائشہ بی بی بیوہ ولی محمد صاحب -/۵
(۱۳) سردار بی بی صاحبہ متوطن سٹرعہ دار البرکات -/۵
(۱۴) برکت بی بی صاحبہ دار البرکات -/۲
(۱۵) سیدہ خیر النساء بیگم صاحبہ دار الانوار -/۳۰
(۱۶) بیوہ سید ناصر شاہ صاحب مرحوم حلقہ مسجد مبارک -/۱۰
(۱۷) ناصرہ بی بی صاحبہ بنت حاجی اسمٰعیل صاحب دار البرکات -/۱
(۱۸) عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ منشی عبد الرحیم صاحب دار الفضل -/۱۰
(۱۹) اہلیہ منصب دار خان صاحب -/۵
(۲۰) محمودہ خاتون صاحبہ اہلیہ عبد الرحیم صاحب ۲۲/۸
(۲۱) محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ بابو فضل احمد صاحب مع بچگان ۱۶/۸
(۲۲) استانی مریم بیگم صاحبہ بیوہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم -/۱۱۰
(۲۳) حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی عبد الحق صاحب انگوٹھی طلائی ایک عدد قیمتی اندازاً -/۸
(۲۴) برکت بی بی صاحبہ والدہ ہاجرہ صاحبہ -/۱
(۲۵) امۃ اللہ بیگم صاحبہ معہ دختر -/۱۱
(۲۶) والدہ محمد زمان صاحب -/۵
(۲۷) اہلیہ مستری قطب الدین صاحب -/۵
(۲۸) امۃ القیوم بی بی صاحبہ بنت مستری فضل دین صاحب -/۴
(۲۹) اہلیہ ماسٹر نور الٰہی صاحب معہ ہمشیرہ -/۴
(۳۰) فضل بی بی صاحبہ بنت مائی اللہ رکھی صاحبہ -/۲
(۳۱) ہمشیرہ صاحبہ خدا بخش صاحب امرتسری -/۵
(۳۲) امۃ الرحمٰن صاحبہ نرس -/۵
(۳۳) اہلیہ حاجی خدا بخش صاحب -/۵
(۳۴) اہلیہ قاضی امیر حسین صاحب مرحوم -/۱۰
(۳۵) اہلیہ مستری لعل دین صاحب -/۱
(۳۶) اہلیہ غلام محمد صاحب تماشہ فروش -/۱
(۳۷) اہلیہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب دکاندار -/۱
(۳۸) آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ عبد الرحیم دکاندار -/۵
(۳۹) عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ خداداد صاحب -/۱
(۴۰) فاطمہ بی بی صاحبہ والدہ چوہدری محمد شفیع صاحب -/۲
(۴۱) کریم بی بی صاحبہ اہلیہ محمد بخش صاحب -/۱
(۴۲) سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ ابراہیم صاحب عرفانی -/۲۔ نیز انگوٹھی طلائی ایک عدد قیمت اندازاً -/۵
(۴۳) نواب بی بی صاحبہ اہلیہ یوسف صاحب عرفانی -/۴
(۴۴) اہلیہ صاحبہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی -/۸
(۴۵) مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی -/۸
(۴۶) اہلیہ ملک بشیر بہادر صاحب -/۲
(۴۷) نواب بی بی صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب -/۱
(۴۸) رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ عبدل -/۱
(۴۹) حمیدہ بی بی صاحبہ اہلیہ ملک حسن محمد صاحب -/۵
(۵۰) اہلیہ نصر اللہ خان صاحب -/۵
(۵۱) حمیدہ بی بی صاحبہ اہلیہ عبد الرحیم صاحب ملک -/۲

۵۲- اہلیہ ماسٹر محمد احسن صاحب ۲/
۵۳- والدہ " " " ۱/
۵۴- اہلیہ محمد اکمل صاحب ۱/
۵۵- اہلیہ فضل احمد صاحب ۱/
۵۶- شیخ فضل حسین صاحب ۵/
۵۷- اہلیہ شیخ رحمت اللہ صاحب ۲/
۵۸- " شیخ عبداللہ صاحب ۱/
۵۹- شیخ فیض قادر صاحب ۵/
۶۰- اہلیہ شیخ مراد صاحب پارچہ فروش ۱۰/
۶۱- سکینہ بی بی صاحبہ دوکاندار ۱۰/
۶۲- بشیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب ۵/
۶۳- صفیہ بی بی صاحبہ بنت فتح دین صاحب ۱/
۶۴- طالعہ بی بی صاحبہ اہلیہ سراج دین صاحب ۳/
۶۵- عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ فتح دین صاحب ۲/
۶۶- امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مولوی اسمٰعیل صاحب ۴/
۶۷- امۃ الرشید صاحبہ بنت شیخ فضل حسین صاحب ۱/
۶۸- امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شفیع صاحب ۵/
۶۹- اہلیہ شیر محمد صاحب آسٹریلیا ایک جوڑی توڑے چاندی قیمتی اندازاً نو روپے
۷۰- والدہ مولوی عبداللہ صاحب ۴/۸
۷۱- ہاجرہ بی بی صاحبہ ۱/

میزان تاحال ۶۸۹/۸

حلقہ مسجد مبارک

وعدہ ۲۲۰۰ روپے

۱- عبداللہ صاحب ولد نور محمد صاحب ۴/
۲- میاں محمد دین صاحب ۲۵/
۳- میاں مولا بخش صاحب ۱۰/
۴- میاں عبدالرحمٰن صاحب ولد میاں مولا بخش صاحب ۱/
۵- فرزند علی صاحب دفتری ۲/
۶- مولوی امام الدین صاحب ۷/
۷- عبدالرحمٰن صاحب جلد ساز ۵/
۸- امام دین صاحب دکاندار ۵/

۹- محمود الحسن صاحب بنی اسرائیل ۲۶/
۱۰- سید احمد نور صاحب کابلی ۱/
۱۱- سید محمد نور صاحب ۲/
۱۲- مولوی حکیم قطب الدین صاحب ۱۰/
۱۳- ڈاکٹر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ۳/
۱۴- میاں احمد دین صاحب تگوی ۶/
۱۵- چوہدری غلام حسین صاحب ۲۰/
۱۶- حکیم عبدالقدیر صاحب ۱۰/
۱۷- ڈاکٹر شاہ عالم صاحب ۱۰/
۱۸- حافظ فیض اللہ صاحب ۳۰/
۱۹- بشیر احمد صاحب چکوال ۲۵/
۲۰- بابو عبدالحق صاحب قریشی ۴۲/۸
۲۱- صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب ۱۵/
۲۲- عطاء الرحمٰن صاحب جلد ساز ۲۰/
۲۳- مفتی محمد منظور صاحب ۴/
۲۴- خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب ۱۵/
۲۵- نادر شاہ صاحب ۳/
۲۶- مرزا گل محمد صاحب رئیس ۴۰۰/
۲۷- مرزا رشید احمد صاحب خیاط ۳/
۲۸- احمد دین صاحب سقہ ۵/
۲۹- میاں عبدالعزیز صاحب ۱۲۵/
۳۰- شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ۱۰۰/
۳۱- نذیر احمد صاحب ملازم سٹار ہوزری ورکس ۶/
۳۲- عبدالاحد صاحب افغان ۵/
۳۳- بابو غلام حسین صاحب ڈنگوی ۶/

میزان تاحال ۱۸۴۶/۸

محلہ دارالسعۃ

وعدہ ایک سو روپیہ

۱- محمد حسین صاحب ارائیں ۵/
۲- حکیم احمد دین صاحب حجام ۸/
۳- شیخ محمد حسین صاحب صدیقی ۲۰/
۴- میاں خوشی محمد صاحب کمہار ۱۵/
۵- مالی رحمت اللہ صاحب ۱۲/
۶- منشی سبحان علی صاحب ۱۸/
۷- مستری محمد دین صاحب ۱۰/
۸- مستری ابراہیم صاحب ۵/
۹- میاں چراغ دین صاحب ۱۰/
۱۰- فضل دین صاحب ۴/ ۱/
۱۱- بابا عمر دین صاحب ۲/
۱۲- مستری اللہ دتا صاحب ۵/
۱۳- قاری غلام یٰسین صاحب ۱۰/

۱۴- میاں محمد عامل صاحب ۵/

میزان تاحال ۱۲۴/۴/-

تتمہ محلہ دارالفضل

وعدہ دو ہزار روپے

۱- شیخ اصغر علی صاحب سابقہ وعدہ ۱۵/
ایزادی ۵/
۲- ملک مولا بخش صاحب ۱۰۶/
۳- ڈاکٹر نعمت خاں صاحب ۵/

میزان ۱۱۶/
سابقہ میزان ۵۱۹/۱۰
کل میزان تاحال ۶۳۵/۱۰

نوٹ:- یہ محلہ ابھی بہت پیچھے ہے۔ کارکنوں کو ہوشیار ہونا چاہیئے۔

تتمہ محلہ دارالرحمت

وعدہ اڑھائی ہزار روپے

۱- خان صاحب بابو برکت علی خاں صاحب
گزشتہ وعدہ ۱۶۰/
ایزادی ۲۶/

۲- ملک نادر خاں صاحب
گزشتہ وعدہ ۴۰/
ایزادی ۴۰/
۳- ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب ۳۰۰ روپے (بصورت ۴۰۰ شلنگ)
۴- منشی محمد اسمٰعیل صاحب محکمہ نہر ۴۷/

سابقہ میزان ۱۹۵۵/۸
موجودہ میزان ۴۱۳/-

کل میزان تاحال ۲۳۶۸/۸

نوٹ:- اب قادیان کے محلوں میں سے صرف ایک محلہ ایسا رہتا ہے جس کی طرف سے ابھی تک ابتدائی قسط بھی موصول نہیں ہوئی۔ یہ محلہ ریتی چھلہ ہے۔ اس کے پریذیڈنٹ صاحب جلسہ کروانے میں تو سب سے آگے تھے مگر وعدوں کی فہرست بھجوانے میں سب سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ فوری توجہ فرمائیں۔

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق ایک اور قابل تعریف مثال

قبل ازیں شائع کیا جا چکا ہے۔ کہ زمیندارہ جماعتوں میں سے جماعت چندر کے منگولے پوہلا مہاراں کی جماعت نے اپنی مجوزہ رقم ۲۶۰ روپے کی بجائے ۲۷۰ روپے کا وعدہ کیا ہے۔ اسی طرح اب ایک اور زمیندارہ جماعت چک ۵۴۳ ضلع ملتان نے بھی بجائے ۳۴۵ روپے مطلوبہ از روئے بجٹ کے ۳۵۲ روپے کے وعدوں کی فہرست ارسال کی ہے۔ اور چوہدری محمد اکبر صاحب نے اپنی ماہوار آمد سے تقریباً تین گنا چندہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزا

امید ہے اپنے اخلاص کی روایات کو جو مالی قربانی کے لئے بعض جماعتوں میں پائی جاتی ہیں۔ احباب اس چندہ میں بھی ایک دوسرے سے بڑھکر حصہ لیتے ہوئے قائم رکھنے کی کوشش کرینگے۔

باقی جماعتوں کے عہدیداران کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں اس چندہ کے لئے پوری طرح جدوجہد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور فہرستیں جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ ناظر بیت المال قادیان

درخواست برائے اجرائے اخبار

کشمیر کے ایک نادار مگر مخلص احمدی صاحب خواہش کرتے ہیں۔ کہ کوئی مستطیع دوست کچھ عرصہ کے لئے ان کے نام اخبار الفضل جاری کرادیں۔ اگر کوئی دوست حصول ثواب کی نیت سے ان کے نام اخبار جاری کرانا چاہیں۔ وہ دفتر ہذا میں قیمت ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ مینیجر

ڈاکٹر غلام علی صاحب کی اچانک وفات

اس خبر سے کہ ڈاکٹر غلام علی صاحب اچانک کلکتہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ ان کے رشتہ داروں کے علاوہ ان احباب کو بھی بہت رنج ہوگا۔ جو مرحوم کے اس اخلاص کو جانتے ہیں۔ جو انہیں احمدیت سے تھا۔ مجھے ان سے کافی عرصہ سے تعارف تھا اور انہیں بہت متقی جانتا تھا لیکن ان کے تبلیغی جوش اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے قربانی کے جذبہ کا یہاں آکر پورا علم ہوا۔ دراصل میرے قادیان سے ۲۲ر جون کو کلکتہ کے لئے روانہ ہو جانے کا سبب ان کی ہی تبلیغی مساعی تھیں۔ ورنہ ابھی مجھے ہفتہ عشرہ مزید رخصت لینے کی ضرورت تھی۔ مرحوم بارکپور متصل کلکتہ کے چھاؤنی ہسپتال کے انچارج تھے۔ وہاں آپ نے اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے علاوہ تبلیغ احمدیت کا سلسلہ بھی جاری فرمایا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں کئی لوگ احمدیت کی طرف مائل ہو گئے۔ جن میں سے تین چار نے بیعت بھی کر لی۔ اس پر غیر احمدیوں نے مخالفت شروع کر دی۔ اور مولوی محمد یوسف صاحب امرتسری کو کلکتہ سے بلا کر چند تقریریں احمدیت کے خلاف کرائیں۔ مرحوم نے غیر احمدیوں کے جلسہ میں ہی اپنی ملازمت کے متعلق خطرہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مخالف مولوی کے اعتراضوں کا جواب دیا اور اس نے جو مقابلہ کی دعوت دی تھی اس کو بر سر اجلاس منظور کیا۔ چنانچہ اسی وجہ سے جماعت احمدیہ کلکتہ کے عہدیداروں کی طرف سے مرکز میں چٹھیاں اور تاریں موصول ہوئیں کہ مبلغ کو جلد بھجوایا جائے جس دن خاکسار اور مکرم خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب کلکتہ پہنچے۔ اسی دن شام کو ڈاکٹر صاحب مرحوم معہ ایک نوجوان نو احمدی کے بارکپور سے کلکتہ تشریف لائے اور مناظرہ یا جلسہ وغیرہ کے لئے ضروری امور طے کئے۔ مناظرہ سے تو غیر احمدیوں نے انکار کر دیا اور ہمارے جلسے کے متعلق بھی شکایت کر کے کہ فساد ہو جائے گا روک ڈال دی۔ تاہم یہ مناسب سمجھا گیا کہ خاکسار اور سکرٹری صاحب تبلیغ اس دن بارکپور پہنچ جائیں اور جہاں تک ممکن ہو وہاں کے لوگوں تک احمدیت کی تعلیم پہنچائی جائے۔ وہاں پہنچ کر ڈاکٹر صاحب مرحوم کو بہت افسردہ پایا۔ جس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ جلسہ نہ ہو سکنے کی وجہ سے انہیں بہت پریشانی ہے۔ مگر جب رات کو ان کے مکان پر دس بارہ غیر احمدیوں کے جمع ہو جانے پر خدا تعالیٰ نے دو گھنٹے تک تبلیغ کرنے کا موقعہ عطا فرمایا تو انہیں تسلی ہو گئی۔

ہم دوسرے دن کلکتہ آ گئے اور خیال تھا کہ ڈاکٹر صاحب ملاقات کے لئے جلدی تشریف لائیں گے۔ یا فون کے ذریعہ بات چیت ہو گی۔ لیکن آہ! ہمارے بارکپور جانے کے پورا ایک ہفتہ بعد پانچ بجے شام کے قریب جناب ڈاکٹر سید اقبال حسین صاحب احمدی ان کی وفات کی خبر لے کر دارالتبلیغ میں پہنچ گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ مرحوم بارکپور میں انتڑیوں میں [illegible] (گرہ) سے بیمار ہوئے۔ وہاں سے علی پور کے ملٹری ہسپتال میں جہاں سید صاحب بھی تھے انہیں بھیجا گیا۔ تشخیص کے بعد یہی فیصلہ کیا گیا۔ کہ اپریشن ضروری ہے۔ ورنہ جان کا خطرہ ہے۔ آخر ۸ر اور ۹ر جولائی کی درمیانی رات کو انگریز ڈاکٹر نے اپریشن کیا۔ دوسرے دن صبح حالت اچھی تھی۔ لیکن بعد دوپہر حالت خراب ہو گئی اور چار بجے اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کا بیان ہے کہ مرحوم نے زیادہ باتیں نہیں کیں۔ ہاں اپنی صحت کی خرابی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ خدا کے بندے بعض جگہ اس لئے بیٹھے رہتے ہیں کہ اور بھی خدمت دین کا کام کر لیں مطلب یہ تھا کہ گو اس علاقہ کی آب و ہوا موافق نہ تھی تاہم اس خیال سے کہ اور بھی تبلیغ کر لوں رخصت لینے یا تبدیلی کرانے کی کوشش نہ کی۔ سبحان اللہ! کیا ہی پاک جذبہ تھا جس کو پورا کرتے ہوئے مرحوم نے اپنی جان قربان کر دی۔ مرحوم نے وصیت کی ہوئی تھی۔ لیکن میت کا قادیان پہنچانا بظاہر حالات میں ناممکن تھا۔ اس لئے ۹ر جولائی کو رات کے دس بجے مرحوم کو یہاں ہی سپرد خاک کر دیا گیا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مراتب عطا فرمائے۔ مرحوم کے بیوی بچے قادیان میں اور دو بھائی موضع چھپور متصل سانگلہ میں رہیں۔ مجھے اور جماعت کلکتہ کے دوسرے احباب کو ان سے اور دیگر رشتہ داروں سے گہری ہمدردی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود ہی حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہے کہ گو اس دن بارش تھی۔ اور مرحوم کو دفن کرنے کے لئے شہر سے کئی میل باہر جانا تھا۔ تاہم جن احباب کو اطلاع ہو سکی۔ ان میں سے اکثر نے فوراً مقررہ جگہ پر پہنچ کر بہت اخلاص سے تجہیز و تکفین میں حصہ لیا۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

خاکسار۔ محمد یار عارف
از کلکتہ

ضرورت ملازمت

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک دوست نے اڑھائی سال تک سیالکوٹ میں انگریزی مٹھائی بنانے کا کام سیکھا ہے۔ مگر اب بوجہ سرمایہ نہ ہونے کے وہ بے کار ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ اگر کوئی صاحب حیثیت دوست اپنی نگرانی میں ۵۰۰ روپیہ تک کی رقم لگانا چاہیں تو وہ ان کے پاس بطور ملازم کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یا یہ کہ وہ دوست ان کو منافع میں حصہ دار بنائیں۔ سرمایہ دار دوستوں کے لئے منافع حاصل کرنے کا یہ اچھا موقع ہے۔ ضرورت مند احباب نظارت ہذا کو فوراً مطلع فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

علاقہ برہمن بڑیہ میں دو تبلیغی جلسے

گذشتہ ہفتہ علاقہ برہمن بڑیہ میں دو تبلیغی جلسے منعقد ہوئے۔ بہادر گھر کا سالانہ جلسہ گذشتہ ۳ر جولائی کو مسجد احمدیہ کے صحن میں منعقد ہوا۔ اطراف و جوانب سے بہت سے احمدی چند غیر احمدی و ہندو جلسہ میں شریک ہوئے جلسہ زیر صدارت مولوی غلام صمدانی صاحب امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں مولوی عزیز الدین صاحب مولوی احمد علی صاحب مولوی حیدر علی صاحب و مولوی سید سعید احمد صاحب و مولوی غلام صمدانی صاحب و خاکسار ظل الرحمٰن مبلغ دعوت و تبلیغ نے مختلف موضوع پر تقریریں کیں۔

۶ر جولائی کو موضع پیر تلا میں دوسرا جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں قرب و جوار کے احمدیوں کے علاوہ گاؤں کے بعض سنجیدہ طبقہ کے غیر احمدی بھی شریک ہوئے۔

خاکسار۔ ظل الرحمٰن۔

انسپکٹران بیت المال کی اطلاع کیلئے

ضروری اعلان

گزشتہ دو ماہ سے بعض دیہاتی اور شہری انجمنوں کی طرف سے کوتاہی ہونے کے سبب چندہ میں کمی واقعہ ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ زیادہ تر یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ نئے سال سے جماعتوں کے جو نئے عہدہ دار منتخب ہوئے ہیں۔ ان کے چارج لینے اور دینے میں۔ اور پھر کام کے سمجھنے اور سمجھانے کی وجہ سے چندہ کی فراہمی میں تعویق ہو گئی ہے۔ اس لئے جملہ انسپکٹران کو اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جس انجمن میں بھی دورہ پر جائیں۔ چندہ کی فراہمی کے متعلق زیادہ زور دیں۔ اور جن لوگوں سے ابھی تک چندہ وصول نہ ہوا ہو۔ یا بقایا دار ہوں۔ ان سے وصولی کا خاطر خواہ انتظام کرا کر بہت جلد روپیہ مرکز میں بھجوائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

ایک ضروری تجویز

جماعت کی مالی حالت کی کمزوری کے پیش نظر ایک تجویز عرض کرتا ہوں۔ دارالامان میں خدا کے فضل سے سلسلہ عالیہ کے نظام کے لئے بہت سے مختلف محکمے ہیں۔ اور بسا اوقات ہر ایک دفتر سے علیحدہ علیحدہ لفافے میں مجھے چٹھی موصول ہوتی ہے۔ خاکسار نے بھی چند ماہ پہلے ایک ہی دن میں کئی خطوط علیحدہ علیحدہ ارسال کئے۔ لیکن اگر اس سلسلہ کو معرفت سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ کر دیا جائے۔ جیسا کہ میں چھ ماہ سے کر رہا ہوں۔ اور دفاتر کا اصول بھی یہی ہو۔ اور مرکز سے بھی تمام دفتروں کی ڈاک سپرنٹنڈنٹ صاحب کے دفتر سے ہو کر اکٹھی باہر نکلے تو بہت سی بچت ہو سکتی ہے۔

خاکسار محمود احمد ناصر سیکرٹری جماعت احمدیہ کالا باغ

پنجاب کا مشہور اردو ہفتہ وار اخبار "دور جدید" جو گزشتہ دس سال سے بہ پابندی وقت جاری ہے ۱۶ مئی ۱۹۳۸ء سے نئے انتظام کے ماتحت شائع ہو رہا ہے اخبار کی پالیسی کا حلقہ زیادہ وسیع کرنے کے علاوہ اب اسمیں مزید صوری و معنوی خوبیوں کا اضافہ کیا گیا ہے

متانت تحریر۔ عمدگی مذاق۔ اظہار خیال میں اعتدال مضامین کا تنوع بہترین کتابت و طباعت اس اخبار کی خصوصیات ہیں۔ سائز ۳۰×۲۰/۴ حجم ۱۶ صفحات ٹائٹیل نفیس قیمت سالانہ چار روپے (للعہ) نمونہ طلب فرمائیے۔

منیجر "دور جدید" اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

عورت ہر مہینہ تکلیف اٹھاتی ہے

اگر خدانخواستہ عورت کو ہر مہینہ خاص دنوں میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور ماہواری ایام تکلیف کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یا رک رک کر ہوتے ہیں۔ یا زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں۔ یا کم ہوتے ہیں۔ یا ان دنوں میں طبیعت پر پریشانی اور بے چینی کا ورود ہوتا ہے۔ یا کئی کئی مہینے تک ایام نہیں ہوتے۔ کسی کو دورے پڑتے ہیں۔ اور لوگ آسیب اور اوپری خلل کا شبہ کرتے ہیں۔ تو صرف چند پیسوں میں اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ اب سے کئی سال پہلے تک تو البتہ اس علاج میں بڑی مشکلات پیش آتی تھیں۔ مگر اب دہلی کے زنانہ دواخانہ کی ان تھک کوششوں نے یہ مشکل حل کر دی۔ اس مقصد کے لئے اس دواخانہ کی مشہور ترین دوا "**کورس**" بے حد مؤثر اور کارگر دوا ہے۔ اگر کوئی عورت ماہواری ایام کی تکلیفوں میں مبتلا ہو۔ اور ہر مہینہ اوپر لکھی ہوئی تکلیفوں میں پھنس جاتی ہو۔ اور درد وغیرہ کی ناقابل برداشت تکلیف اٹھاتی ہو۔ تو اس عورت کے کان میں کہدو کہ اس علاج پر زیادہ رقم خرچ کرنے۔ اور بھاگ دوڑ کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ بہت آسان علاج یہ ہے۔ کہ خط لکھ کر

لیڈی ڈاکٹر انچارج زنانہ دواخانہ بکس ۳۴ دہلی

کے پتہ سے ایک شیشی دوا کورس بذریعہ وی پی پارسل منگائی جائے: ایک شیشی کورس کی قیمت صرف دو روپے آٹھ آنہ ہے۔ اور اس پر سات آنے محصولڈاک کے خرچ ہونگے۔ اس دوا کے استعمال کے بعد عورت کو ہر مہینہ بغیر تکلیف کے ماہواری ایام ہو جایا کریں گے۔ اور کسی قسم کا درد وغیرہ کچھ نہ ہوا کرے گا۔ بہت سے حکیم ڈاکٹر اس دوا کا تجربہ کر چکے ہیں۔ اور کر رہے ہیں

ضرورت رشتہ

ایک اعلیٰ اور مخلص خاندان ککے زئی کی ایک نوجوان سلیقہ شعار اور تعلیم یافتہ خاتون کیلئے جنہیں ان کے غیر احمدی خاوند نے طلاق دیدی ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ سابقہ اولاد کوئی نہیں۔ درخواست میں حالات مفصل آنے چاہئیں۔ خاکسار غلام مرتضیٰ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جھنگ مگھیانہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۱۶ جولائی۔ آج ایک جہاز کے ذریعہ ۵۶۱۴۹۴ پونڈ کا سونا بمبئی سے غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔ جب سے انگلستان نے طلائی معیار ترک کیا ہے بمبئی سے ۳۱۶۷۷۶۸۷۲۳

لکھنؤ ۱۶ جولائی۔ کل پیلی بھیت میں ایک معمولی بات پر شیعہ سنی فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ۵۰ اشخاص زخمی ہوئے۔ شہر میں کرفیو آرڈر اور دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ ۱۵ اشخاص اس وقت تک گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

بمبئی ۱۶ جولائی۔ آج مسٹر ایم ار جیکر جج فیڈرل کورٹ لنڈن سے بذریعہ ہوائی جہاز پہنچے۔

کراچی ۱۶ جولائی۔ مہاراجہ جے پور آج بذریعہ جہاز یہاں پہنچے ایک ملاقات کے دوران میں انہوں نے کہا کہ مجھے سیکر کے حالات معلوم کر کے بہت تشویش ہوئی ہے۔ مشکل یہ ہے کہ بہت زیادہ آدمی سیکر کے معاملات میں دخل دے رہے ہیں۔

شملہ ۱۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس پارٹی یونینسٹ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے والی ہے اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ معلوم کیا جائے کہ راجہ گروپ کی حیثیت کیا ہے۔ کانگرس پارٹی کا خیال ہے کہ یونینسٹ وزارت سے ساتھ راجہ گروپ کی لڑائی محض ایک عارضی شو ہے۔ کانگرس پارٹی کے موجودہ ممبروں کی تعداد اتنی نہیں کہ وہ تحریک کو پیش کرنے کی اجازت حاصل کر سکے اگر راجہ گروپ کانگرس سے مل جائے تو پھر اس تحریک پر بحث کرنے کی اجازت مل سکتی ہے۔

اجمیر ۱۶ جولائی۔ الور کے کانگرسی اور پرجا منڈل کے کارکنوں کے متعلق ایک اطلاع مظہر ہے کہ تمام زیر سماعت اور سزایاب قیدیوں نے ۱۳ روز سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے ان کا مطالبہ ہے کہ ان سے سیاسی قیدیوں کا سا سلوک کیا جائے۔ کھلی عدالت میں مقدمہ کی سماعت ہو اور انکے اپنے مقررہ وکلا مقدمہ کی پیروی کریں۔

معلوم ہوا ہے یہ مطالبات منظور نہیں کئے گئے۔

لکھنؤ ۱۵ جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں جو دہلی میں منعقد ہوگا۔ اس امر پر غور کیا جائے گا۔ کہ مسلم لیگ کے دو نمائندے لنڈن بھیجے جائیں۔ تاکہ وہ وہاں جا کر عوام کے سامنے فیڈریشن کے متعلق مسلم لیگ کے مطمح نظر کی وضاحت کریں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یوپی مسلم لیگ اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ انگلینڈ میں اعراب فلسطین کے حق میں پروپیگنڈا کرنے کے لئے راجہ آف محمود آباد اور چودہری خلیق الزمان کو بھیجا جائے۔

کراچی ۱۵ جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سندھ کے تینوں وزیروں نے یونائیٹڈ پارٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ کیونکہ مالیہ کی نئی شرح کے متعلق اس پارٹی سے انہیں اختلاف تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وزیروں نے گورنر کو سلائڈنگ سکیل کے مالیہ کی تجویز کے حق میں رائے دی ہے۔ وزیر اسمبلی چند دیگر پارٹیوں سے اتحاد کے متعلق گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اس کے برعکس اسمبلی کے ممبروں کے دستخط فراہم کئے جا رہے ہیں تاکہ اسمبلی کا اجلاس طلب کر کے موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس کیا جائے۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ سر جان سائمن نے دارالعوام میں بیان کیا کہ حکومت چین کی طرف سے برطانیہ سے قرض حاصل کرنے کی مختلف تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ اگر بعض حالات میں حکومت چین برطانی مالی امداد وں سے روپیہ حاصل کرنے کا امکان دیکھے تو برطانیہ اس قسم کی درخواست پر ہمدردانہ غور کر سکتی۔

اجمیر ۱۵ جولائی۔ سیکر میں راجپوت ہتھیار ڈالنے کے لئے تیار نہیں۔ اہل شہر نے شہر کی فصیل پر توپیں نصب کر دی ہیں اور ریت کی بوریاں پہنچا دی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جے پور دربار کی طرف سے ٹیلیگراف آفس کی عمارت میں جے پور کی فوجیں کھڑی کر دی گئی ہیں۔ تاکہ ہر ہنگامی ضرورت کا فوراً مقابلہ کیا جا سکے۔

سان فرانسسکو ۱۵ جولائی۔ مسٹر روزویلٹ صدر امریکہ نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ امریکہ ہر وقت تیار ہے کہ تخفیف اسلحہ کے لئے دیگر ممالک کو آمادہ کرے۔

ناگپور ۱۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سی۔ پی کی کانگرسی وزارت کے دو وزیروں نے اپنے دیگر ساتھیوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باعث استعفیٰ داخل کر دیا ہے۔ اگرچہ ان کے نام مخفی رکھنے کی کوشش کی گئی ہے مگر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دونوں وزیر مسٹر پی سی گوسلے وزیر خزانہ اور مسٹر ڈیش مکھ وزیر محکمہ تعمیرات ہیں۔ ۱۶ جولائی کی خبر ہے کہ سی پی کے وزیر اعظم مسٹر کھارے نے بھی استعفیٰ کانگرس ورکنگ کمیٹی کو بھیج دیا ہے۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ ایام جنگ میں خوراک کی بہم رسانی کا انتظام کرنے کے لئے ایک فنڈ کھولا گیا ہے۔ جس میں ۸۵ لاکھ پونڈ جمع کئے جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ گیہوں۔ شکر اور مٹی کا تیل وغیرہ کے ذخائر ابھی سے فراہم کر لئے گئے ہیں۔

شملہ ۱۵ جولائی۔ پنجاب اسمبلی میں ساہوکاروں کی رجسٹری سے متعلق مسودہ قانون کی دوسری خواندگی ختم ہو گئی اور دفعات ۷ تا ۱۳ معمولی ترمیمو کے ساتھ منظور ہو گئیں۔ اور باقی ملتوی کر دی گئیں۔ زراعت پیشہ ساہوکاروں کی رجسٹری سے متعلق نیا مسودہ قانون دو شنبہ کو پیش کیا جائے گا۔

پٹنہ ۱۵ جولائی۔ اخبار سرچ لائٹ لکھتا ہے کہ سرکاری اخراجات میں تخفیف کی تدابیر پر غور کرنے کے لئے جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ میں سفارش کی ہے کہ گورنر بہار۔ پٹنہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور ہائی کورٹ کے دیگر ججوں کی تنخواہوں میں تخفیف کی جائے اور حکومت بہار وزیر ہند سے تحریک کرے کہ پارلیمنٹ میں اس مطلب کے لئے تجویز پیش کی جائے۔

لاہور ۱۵ جولائی۔ ½ ۱ بجے لاہور میں زلزلہ کا شدید جھٹکا محسوس ہوا۔ زلزلہ آنے سے پہلے موٹر کی طرح گونج پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا۔

لاہور ۱۵ جولائی۔ لاہور ہائی کورٹ گرمیوں کی چھٹیوں کی وجہ سے ۲۷ ستمبر ۱۹۳۸ء تک بند ہو گیا۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ ٹوکیو سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سوویٹ روس کی افواج نے مانچوکو پر حملہ کر دیا ہے جاپانیوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ ۴۰ ہزار روسی سپاہیوں نے حملہ کیا اور ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ حکومت مانچوکو نے حکومت روس کو نوٹس دیا ہے کہ وہ اپنی افواج فوراً واپس منگوا لے اور پھر کبھی سرحد کو عبور کرنے کی کوشش نہ کرے ورنہ اس کے نتائج بہت برے ہونگے۔

یروشلم ۱۵ جولائی۔ آج صبح عربوں کے علاقہ میں ایک بم پھینکا گیا جس پر عربوں نے یہودیوں کے علاقہ میں زبردستی گھسنے کی کوشش کی مگر پولیس نے انہیں روک لیا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں گولی چلائی جس نے ایک عرب ہلاک اور چند زخمی ہوئے یروشلم کے بازاروں میں بھی آج ایک بم گرایا گیا۔

شملہ ۱۴ جولائی۔ جسٹس ورٹ جج پٹنہ ہائیکورٹ کو ۱۸ جولائی سے اس

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی